یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 92. 352.

# اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴

**اغراض و مقاصد**

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

**شرح قیمت سالانہ**

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عہ |
| والیان ریاست سے | سے |
| رؤسا و جاگیرداران سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | ۱۲/ |
| ششماہی | عہ |
| ممالک غیر سے سالانہ | ۵ شلنگ |
| ششماہی | ۳ شلنگ |

**اجرت اشتہارات**

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۲۲ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۰۷ء

## اسلام اور عیسائیت

اس عنوان سے ۲ اگست کی اہلحدیث میں ایک بسیط مضمون عیسائیوں کے ایک مضمون کے جواب میں نکلا تھا جس کا جواب نورافشاں نے دیا تھا۔ جواب الجواب ۲۷ ستمبر کے اہلحدیث میں دیا گیا۔ اس کے بعد ابھی ۲ اگست والے مضمون کا جواب عیسائیوں کے رسالہ تجلی بابت ستمبر میں (جو بہت لیٹ ہو کر نکلا ہے) کسی نامہ نگار کی طرف سے نکلا جسکے جواب کی طرف ہمکو خود ہی توجہ ہونی چاہیے تھی مگر اڈیٹر صاحب نورافشاں نے بھی ہمکو اس کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ جواب دیتے ہوئے تجلی کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھیں جسکے لئے ہم اڈیٹر نورافشاں کے مشکور ہیں۔

مضمون کو ناظرین کے استحضار کے لئے مختصر لفظوں میں دہرانا ضروری ہے کہ ۱۲ جولائی کے نورافشاں میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں علاوہ اور بہت سی باتوں کے محل نزاع یہ فقرہ تھا کہ:۔

"مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اسکو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے سو یہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جس میں طاقت ہے کہ انسان کو ازسرنو زندہ کرے"

یہ دعوے محل نزاع ہوا تھا جسکے جواب میں جو کچھ کہا گیا وہ اسی دعوے کو توڑنے کو کہا گیا تھا۔ اس عبارت میں اڈیٹر صاحب نے تین لفظ ایک سے ہی معنے کے بولے ہیں۔ ایک خصوصیت۔ دوم مختص۔ سوم یہی ایک مذہب ہے۔ ان میں سے ہر ایک لفظ بجائے خود حصر کے لئے ہے تو تین ملانے سے جس قسم کا حصر ہوتا ہے وہ اہل زبان سے مخفی نہیں۔ چونکہ اس مضمون میں اڈیٹر نورافشاں نے خصوصیت مسیحیت کا مفہوم بڑے زور سے تبلایا تھا۔ اس لئے جواب کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ اس سے مترشح ہوتا تھا کہ یہ خوبی اور مذاہب میں نہیں اس باریک فرق کو نہ سمجھ کر نامہ نگار تجلی نے لکھا ہے کہ:۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ مولوی صاحب مجبوراً اس قدر تسلیم کر لیتے ہیں کہ مسیح کی نسبت ہیں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ انکی نسبت جو اعتقاد عیسائیوں نے لگا رکھے ہیں یہ انہوں نے سکھائے نہ انہوں نے رکھے۔ پس برگزیدہ نبی کا مذہب ضرور برگزیدہ مذہب ہوگا اور ہم کو تعجب آتا ہے کہ پھر نورافشاں کا دعوے کیوں محل اعتراض سمجھا گیا۔

ضروری اطلاع:۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت۔ تیسرے ہفتہ قیمت ار بعد ازاں ۲ ار فی پرچہ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریداری ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ مینیجر

ہم کمال انصاف اور دیانت سے تعلیم قرآن شریف یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام خدا کے رسول اور برگزیدہ تھے اُن کی تعلیم میں وہ اثر تھا جو خدا کے بھیجے ہوؤں کے کلام میں ہوتا ہے اور ہونا چاہئے نہیں معلوم نامہ نگار نے کیوں جلدی میں اصل گزارش کو یا تو سمجھا نہیں یا چشم پوشی کر گئے ہیں ہماری نامہ نگار صاحب کو چاہئے تھا کہ عیسائی مذہب کی [illegible] پر قلم اٹھاتے نہ کہ اسلام کی طرف رخ کرنے میں آئندہ تکلیف ہوگی۔

اپنی دلربائی کے انداز سیکھو ٭ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا

نامہ نگار نے سمجھا کہ ہم مسلمان ہیں اس لئے اس بات کے انکاری ہیں کہ کسی مذہب میں کوئی اثر نہیں۔ معاذ اللہ کوئی مخلص یہ بات کہ کسی مذہب کا مبلغ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس مذہب کی نسبت ایسی بدگمانی کر سکتا ہے۔ ہاں ہمیں اس اعتراف میں اس وقت دو دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایک تو یہ کہ موجودہ عیسائی مذہب میں ایسی تعلیم ہم کو نظر آتی ہے جسکو عیسائی صاحبان ہمارے سامنے بلکہ کل دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ سراسر گمراہ کرنے والی اور فطرت انسانی کو ایک قعر عمیق میں گرانے والی اور تمام دنیا کے اخلاق نا فاضلہ کی تنہا فی الفور تصویر کرنیوالی ہے۔ جسکا نام تثلیث اور کفارہ مسیح ہے چونکہ اصل مضمون نگار اڈیٹر نور افشاں کا غرض یہی تعلیم ہے اور انکی مراد صرف یہی ہے اگرچہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ تعلیم مسیحی نہیں ہے اور نہ کسی سچے نبی کی ہو سکتی ہے مگر چونکہ اڈیٹر نور افشاں اسی تعلیم کو صحیح جانتے ہیں اور اسی پر انکو فخر ہے لہذا ہم اگر مسیحی تعلیم کو روحانی اور اخلاقی طور پر غیر موثر بلکہ مضر کہتے ہیں تو اس میں ہمارا قصور نہیں۔ بلکہ حامیان عیسائیت کا ذمہ ہے جو تصویر کا یہ رخ ہماری طرف کرتے ہیں جسکو دیکھکر ہم اس کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ

تو گوئی تا قیامت زشت روئی ٭ بروختم است بر یوسف نکوئی

نامہ نگار تجلی چونکہ اصل بحث سے الگ ہو گئے ہیں اس لئے انہوں نے جو کچھ کہا ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کہاں تک صحیح ہوگا۔ بقول

خشت اول چوں نہد معمار کج ٭ تا ثریا مے رود دیوار کج

نامہ نگار تجلی کی خاطر ہم اصل بحث کو صاف کئے دیتے ہیں۔ اصل بحث کے تین بڑے حصے ہیں۔

(۱) اصل مذہب کی تعلیم کیا ہے۔ توحید یا تثلیث۔ کفارہ توکل۔ استعانت تبتل الی اللہ وغیرہ
(۲) اصل تعلیم کا انسانی قلب پر اثر۔
(۳) اصل تعلیم مذہب کی تاثیر جو پائی جاتی ہے مقابل کے مذہب میں ہے یا نہیں

ہم بہت خوش ہونگے اگر نامہ نگار تجلی یا کوئی صاحب با وقعت اس مضمون پر قلم اٹھائینگے

اس تمہید کے بعد ہم نامہ نگار کی بعض باتوں کے جواب دیتے ہیں اور بعض کو امور مندرجہ بالا کے تصفیہ کے بعد ذکر کرینگے انشاء اللہ

نامہ نگار تجلی چونکہ غلط بحث کر چکے تھے اس لئے انہوں نے اپنے مضمون میں مسیحیت کی خصوصیت پر یہ ایک دلیل بھی بیان کی ہے کہ:۔

"ایک بڑی خصوصیت مسیح کی تمہارے مسلمہ عقیدہ کے موافق اور نیز ہمارے عقیدہ کے یہ ہے کہ وہ زندہ ہے مردہ نہیں گو کہ تمام انبیاء و رسل صاحب شریعت مر گئے اور چلے گئے اور اپنی اپنی قبروں میں نفخ صور کے منتظر پڑے ہیں زندہ نبی صرف مسیح ہی ہے اور جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے زندہ نبی کا مذہب بھی مردہ نبیوں کے مذاہب سے افضل ہونا چاہئے اب خصوصیت سے انکار کیا معنے"

اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ زندہ نبی کی شریعت مردہ نبی سے افضل ہے۔ مگر بغور دیکھا جائے تو ایک ایسی عامیانہ دلیل ہے کہ جسکے نہ عقل اور شریعت مساعدت اور موافقت نہیں کرتی معقولی طور پر ہم کو یہی دیکھنا چاہئے کہ نبی اور شریعت میں نسبت کیا ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے اس معقولی اصول کو حل کیا ہے جہاں ارشاد فرمایا ہے مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ یعنی (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تو صرف اللہ کے رسول ہیں اگر وہ مر گئے یا قتل ہوئے تو کیا تم لوگ (مسلمان) دین چھوڑ کر پھر جاؤ گے؟ اس دلیل قرآنی سے معلوم ہوا کہ نبی شریعت کے پہونچانے میں وہ نسبت رکھتا ہے جسکو واسطہ فی الثبوت سفیر محض کہتے ہیں جسکی مثال اہل معقول رنگریز یا درزی سے دیا کرتے ہیں کہ رنگریز کے مرنے سے رنگت میں اور درزی کے مرنے سے سلائی میں فرق نہیں آیا کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ سلام اللہ علیہ کو فوت ہوئے صدیوں گذر گئی تھیں اور باوجودیکہ حضرت مسیح سلام اللہ علیہ خود اس دنیا پر زندہ تھے مگر حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا ہوں میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان اور زمین نہ ٹل جائیں ایک لفظ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا۔ جبتک سب کچھ پورا نہ ہو" (انجیل متی ۵ باب ۱۷)

ناظرین بغور دیکھیں کہ زندہ نبی مردہ نبی کی شریعت کو اصل بیان کرتا ہے اور اپنی موجودگی میں بزبان خود لوگوں کو اسکی تعمیل کی ترغیب اور حکم دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کے مرنے یا جینے کو شریعت کے افضل یا غیر افضل ہونے میں کوئی دخل نہیں۔ مگر

ahmadimuslim.de

نامہ نگار صاحب کہتے ہیں کہ زندہ نبی کی شریعت مردہ نبی کی شریعت سے افضل ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بھی بست مثل مشہور ہے ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی ایک جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ آپ نے اس دعوے میں ایک اور غلطی بھی کھائی ہے یا مغالطہ دیا ہے آپ کہتے ہیں "جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے" یہ مقدمہ بھی شرعاً و عقلاً غیر ثابت بلکہ غلط ہے بھلا اگر یہ صحیح ہے تو حضرت ابراہیم موسیٰ۔ ہارون سلیمان اور داؤد وغیرہ علیہم السلام جو انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نامہ نگار صاحب مع اڈیٹر تجلی اور اڈیٹر نور افشاں وغیرہ (آجکل کے زندہ عیسائیان) ان حضرت انبیاء سے افضل ہیں؟ واللہ اگر آپ لوگ یہ دعوے کریں تو دنیا کی طرف سے آپ کو یہ آواز آئیگی کہ "یہ منہ اور مسور کی دال" اں یاد آیا کہ عیسائیوں کی بڑی بطالع سے یہ بعید نہیں کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضلیت کا دعوے کریں مگر اس اصل کی عمومیت کو کہیں نہ کہیں تمکو توڑنا پڑیگا۔ کیا جب (بقول متی ۲۷ باب کی ۵۰ آیت کے یسوع نے چلا کر جان دی) مسیح انتقال کر گئے تو ان کے انتقال کے بعد جتنے لوگ یا کم از کم حواریان مسیح حضرت ممدوح سے افضل تھے؟ ایمان سے کہنا آپکی دلیل کہانتک صادق ہے کیا آپ ایسی نادر الکلامی پر بھروسہ کر کے خاکسار کو ہدایت فرماتے ہیں کہ :-

"کیا اچھا ہوتا کہ مولوی صاحب اپنی عمر صرف مرزائیوں کی اور مقلدین کی تردید پر بسر کرتے اور عیسائیوں سے نہ الجھتے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انکے ساتھ آپ بڑی خامی سے مخاطب ہوتے ہیں"

واللہ آپ کی اس مضبوطی کو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

رحم کی تجھسے تو قع تھی ستمگر نکلا + موم سمجھے تھے تیرے دل کو سو پتھر نکلا

(باقی آئندہ)

## کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند + جامیٔ بیچارہ را چوں دیگراں بندا شتی

کرشن قادیانی نے جب سے میرے ساتھ مباہلہ کیا ہے سخت ابتلا میں ہیں۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کی مثال آپ پر صادق آرہی ہے۔ مباہلہ چونکہ خدا کی مرضی کے خلاف آپ نے کیا تھا اس لئے اسکی سزا بھگت رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے اہلحدیث میں آپکے اشتہار کا ایک حصہ نقل ہو چکا ہے آج باقی حصہ نقل کرتے ہیں جو آپ نے گیدڑ بھبکی دینے کو شائع کیا ہے؟ ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب کی قدیمی عادت ہے کہ جب کبھی کسی مقابلہ میں عاجز آتے ہیں تو جھٹ سے ایک دو پیشگوئیوں کا اشتہار شائع کر دیتے ہیں جب سے آپنے صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے تحریری وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کو کسی مخالف کی ہلاکت کی بابت پیشگوئی نہ کرونگا چند روزہ آپ کے الہامات عنقا رہے تھے مگر آپ جو گورنمنٹ کو دوسری طرف متوجہ دیکھا ہے تو آپ نے عادت کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب اسپر سوال ہے کہ **گورنمنٹ اس عہد شکنی پر کیوں نوٹس نہیں لیتی** اسکا جواب یہ ہے کہ ؎

رموزِ سلطنتِ خویش خسرواں دانند

بہرحال وہ اشتہار درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ اور اُسکا قائم مقام اور اُسکا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اُس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ اِنِّی اُرِیْحُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ وَاُخْرِجُ مِنْکَ قَوْمًا یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا۔ یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ ابھی عمر پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے یہ پیشگوئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئیگی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھ کو بھی بچائیگا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقویٰ سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مر گیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دیگئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب[1] ہے سو ایسے

[1] بقول آپکے مریدوں کی تعداد جب تین لاکھ تک ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ مریدوں سے زیادہ عزیز اور متعلق کون ہو سکتا ہے تو ان (مصنوعی) تین لاکھ کی جماعت میں ہر روز بہت سے اور ہر روز حیات ہی کیس ...

واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان محفوظ نہیں رہا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آں حضرت کا نام ابتر رکھا مگر آخرکار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہاں تک کہ اُن عرب کے کافروں کا نام ونشان نہ رہا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور اُنکا نام و نشان نہیں رہیگا۔ اس بارے میں ان دنوں جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہوں چاہئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھیں اور اسکو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں میں چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس کی اطلاع دیں اور جہاں تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقف کاروں کو اس پر مطلع کریں کیونکہ یہ دن آنے والے ہیں اور خدا نے سب کچھ دکھلا دیا ہے اور اب ہم میں اور ہمارے اُن مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اسکا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر اسکا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اس سے کانپتے ہیں اور اس پیشگوئی میں ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض سخت ان میں سے میرے قتل کے فتوے دئیے اور سب لوگ چاہتے ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کریگا جو اس کے علم کے موافق ہے اس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ انت بمنزلۃ رحی الاسلام۔ انا نزلنا واخترناک۔ ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھیگا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے رہے اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ان کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی اُن کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔ پھر فرمایا ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء یأتون من کل فج عمیق یعنی تیری مدد وہ کرینگے جن کے دلوں میں ہم الہام کرینگے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آوینگے اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یأتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق میں ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کے چکی کے ہے اس چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہیں رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا اخزاء اور افنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا انی انا ربک الرحمن۔ ذوالعز والسلطان۔ من عاد اولیاءلی فکانما خر من السماء الی من جوف فانتظر۔ سینالہم غضب من ربہم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ قد افلح من زکیہا وقد خاب من دسہا قل انی امرت لکم فانتظروا ما تؤمرون۔ الیوم یوم البرکات۔ یا عبداللہ انی معک۔ والضحی واللیل اذا سجی ما ودعک ربک وما قلی یعنی میں رحمان ہوں صاحب عزت اور سلطنت جو میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا میں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب اُنپر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہیں کیا کرتے مگر اُس حالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائینگے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دیگا انکو کہدے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اُس رات کی جو تاریک ہو جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا اور پھر اُردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔ اور پھر فرمایا لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا خیر ونصرت وفتح ان شاء اللہ تعالیٰ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک۔ انی معک ذکرتک فاذکرنی وسع مکانک حان ان تعان وترفع بین الناس الحمد لک یا ابراہیم انی معک ومع اھلک انا ناک معی واھلک انی انا الرحمن فانتظر قل یا اخذک اللہ یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاءاللہ تعالیٰ۔ ہم نے وہ بوجھ اُتار دئیے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے

(۱) اہل مذہب (۲) اہل تعلیم کا انسان (۳) اہل تعلیم مذہب

* میں اُن کی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتا بلکہ آپ کی ہدایت چاہتا ہوں (اڈیٹر)

پشمینہ چادر پشم بالکل سفید میں اس چا درجہ کی گرم نہیں آتے ہے المدار طول چادر قیمت ہوگز عرض چار خانہ گرم ہے سردی اثر کے لئے باعث ہے مگر خا یا نسواری معلوم ہوتا قیمت چار چادر رشید کشمیری بانا نہایت خوب ہمارا مال اسلئے شیر اور پائدار خوشخط مال پسند بھیجا جاتا المشتہر علم الدین کٹرہ قلعہ

ahmadimuslim.de

ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے یاد کیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیری اہل کے ساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اُسنے فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیری شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جوش اور شوخی سے باز نہیں آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں" (مرزا غلام احمد ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

**جواب** — جن لوگوں کو مرزا کی تحریرات دیکھنے کا ملکہ ہے وہ جان سکتے ہیں کہ یہ اشتہار کوئی نیا نہیں بلکہ وہی پرانا سونا رومیلا ہے جو آج سے کئی سال پیشتر رویا کرتے ہیں کہ میں فتحیاب ہونگا میں بلند اقبال ہونگا۔ میرا دشمن ذلیل ہوگا۔ یہ ہوگا وہ ہوگا تاہم ناظرین کی آسانی کے لئے ہم اس اشتہار کو چند فقروں میں مختصر کرتے ہیں ناظرین غور سے دیکھیں۔

(فقرہ اول) میری بہت بڑی عزت ہوگی۔ فتح ہوگی۔ میرے ہاں مبارک احمد جیسا لڑکا پیدا ہوگا (بہت خوب)

(دوم) موت کا سلسلہ ایک معمولی بات ہے دشمن کی خوشی کا موجب نہیں (بہت خوب)

(سوم) ایک ان آئندہ الہام کہ میرے دشمن مرجائینگے اور جڑ سے کاٹے جائینگے یعنی انکا کوئی قائم مقام نہ رہیگا۔

ہم پوچھتے ہیں کونسا لفظ آپ نے اس اشتہار میں زائد لکھا ہے جو اس سے پہلے کئی ایک دفعہ شائع نہیں کر چکے۔ ہمیشہ آپ عزت کے طالب ہوتے رہے ہیں آجکل ایک مقام کی عبارت پوری نقل کرتا ہوں آپ لکھتے ہیں:۔

ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار — چونکہ عنوان دنوں چند متواتر الہام ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ عنقریب آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر کریگا جس سے میرا صدق ظاہر ہو اس لئے میں اس اشتہار کے ذریعہ سے حق کے طالبوں کو امید دلاتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب آسمان سے کوئی تازہ شہادت میری تائید کے لئے نازل ہوگی یہ ظاہر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ کے مامور دنیا میں آئے ہیں گو انکی تعلیم نہایت اعلیٰ تھی اور اُن کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے اور انکی زیرکی اور فراست بھی اعلیٰ درجہ پر تھی لیکن انکا خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونا لوگوں نے قبول نہ کیا جبتک کہ اُن کی تائید میں آسمان سے کوئی نشان نازل نہیں ہوا اسی طرح خدا تعالیٰ اس جگہ بھی بارش کی طرح اپنے نشان ظاہر کر رہا ہے تا دیکھنے والے دیکھیں اور سوچنے والے سوچیں اور اب مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک برکت اور رحمت اور اعزاز کا نشان ظاہر ہوگا جس سے اکثر لوگ تسلی پائیں گے جیسا کہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوا ہے۔

ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزت۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔" (ضمیمہ تریاق القلوب ص)

ناظرین بغور دیکھیں کہ کس آرزو سے عزت کی تمنا ہے۔ مگر افسوس کہ مرزا صاحب جس عزت کے خواہشمند ہیں وہ ہنوز پردہ عدم ہی میں ہے۔ ہم ناظرین کی دلچسپی اور تفریح کے لئے ذرہ اور سامان بھی مہیا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کے مباحثات ہمارے خیال میں اب محض تفریح طبع کے لئے ہیں ورنہ آپکا کذب اور بطلان تو اظہر من الشمس ہے تمام دنیا سے آواز آرہی ہے کہ۔

رسولِ قادیانی کی رسالت + جہالت ہے جہالت ہے جہالت

مرزا صاحب نے اسی طرح مخالفوں سے تنگ آکر پہلے بھی کئی ایک دفعہ فیصلے کے اشتہار دئے ہیں چنانچہ ایک اشتہار آپکا جو اپنی تاریخ آپ بتلاتا ہے یہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۸۹۷ء عیسوی سے شروع ہو کر دسمبر ۱۸۹۹ء عیسوی تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو اُن لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے

ahmadimuslim.de

جانتے ہیں۔ × × × × × × × اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اُٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر اور کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو"

اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک مرزا صاحب اور اُن کے مخالفوں میں بین طور پر فیصلہ ہو جائیگا جن دنوں یہ اشتہار نکلا تھا ہم تین سال تک منتظر رہے تھے کہ دیکھیں پردۂ عدم سے کیا کچھ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ تین سال بخیر و عافیت پورے ہو گئے۔ نہایت افسوس ہے کہ زلزلہ عظیمہ بھی آیا تو اس میعاد کے باہر اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا۔ جو مرزا صاحب کی میعاد گذر کر دو سال چار ماہ بعد ہوا کاش کہ یہ زلزلہ بھی میعاد کے اندر آ جاتا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو جاتا۔ خیر بہر حال جو کچھ ہوا وہ دنیا نے دیکھ لیا۔ مگر اب ہم دکھلاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حسب اراد این دعا کے قبول نہونے پر اپنے لئے کیا اگریمنٹ (اقرارنامہ) کیا ہوا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور انکی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے۔ اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہیگی جبتک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو"

اشتہار مذکور

ناظرین! بغور دیکھئے مرزا صاحب اپنی زبانی اپنے اقرار کے موافق کیا کچھ بن رہے ہیں اگر ہم انکو ایسا کہینگے تو وہ ہم سے خفا ہونگے پس بہتر ہے کہ مرزا صاحب اپنے الفاظ کو خود ہی ملاحظہ فرمائیں۔ ہم تو بس مرزا صاحب کے اسی فرمودہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

ربنا آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین۔

(۱) اہل نمبر مرزا صاحب کو عزت و کامیابی کے الہامات توکجا دو چھوڑوں کے خواب سے زیادہ وقعت (۲) اہل تعلیم نہیں۔ ہوا ہی کرتے ہیں مگر اشتہار منقولہ میں خاص لطف یہ ہے کہ فقرہ نمبر ۲ میں تو (۳) اہل موت کو ایک معمولی واقعات سے جانتے ہیں مگر پھر فقرہ نمبر ۳ میں آپ خود ہی دشمنوں کی موت کو اپنا نشان قرار دیتے ہیں (چہ خوش) واسطے الہام کی گولائی اُس مسخرے کے الہام سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جس نے اپنے الہام میں یہ کہا تھا کہ ہفتہ کے ایام میں تمام دنیا فنا ہو جائیگی جسپر ہمارا بھی صاد ہے کہ سے

ایں کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باراں شد

چونکہ تاریخیں بتلا بتلا کر مرزا صاحب بارہا ذلیل و خوار ہوئے ہیں۔ آتھم کی تاریخ بتلائی۔ آسمانی نکاح کی تاریخ بتلائی۔ لیکھرام کے لئے بتلائی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے لئے بتلائی علاوہ ازیں کئی اور تاریخیں بتلائیں مگر سب تاریخوں میں یہی سننے میں آیا کہ سے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر + جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اس لئے اب آپنے تاریخ بتلانے کی رسم بالکل اُٹھا دی اور بقول اُستاد سے

جبکو محروم ذکر وصل سے اوشوخ مزاج + بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دو دو

گول مول الہاموں سے کام لینا شروع کر دیا جسکے جواب میں ہم یہ مختصر سا جواب عرض کرتے ہیں کہ سے

شور بختاں بآرزو خواہند۔
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ۔ (باقی آئندہ)

# اہل فقہ سے دو سوال

اہلحدیث مجریہ یکم شوال میں جو دو سوال اہل فقہ سے کئے گئے ہیں ہم بھی آپ کے ہمزبان ہیں جبتک اہل فقہ ان کا جواب نہ دیں نہیں چھوڑنا چاہئے۔ سوال اول یہ ہے کہ حنفی کی جامع مانع تعریف معتبر کتب سے دکھاؤ اور مولوی اسماعیل شہید مرحوم کو چونکہ تمہارے لیڈر مولوی غلام مصطفیٰ۔ مولوی شاہ سلیمان صاحب اور مولوی حسن احمد علی صاحب شہید کہتے ہیں انکی توہین کرنی اولیاء کی توہین ہے یا نہیں؟

خاکسار شیخ احمد اللہ از ہردوئی

اڈیٹر۔ شیخ صاحب! آپ اہل فقہ سے جواب کی توقع رکھتے ہیں۔ آج سے پہلے اُنہوں نے کسی سوال کا جواب دیا ہے جو وہ بیچارہ جواب کیا جانے وہ تو گالیاں دیکر اپنی انجمن کا دو سو روپیہ سالانہ ہضم کرنا جانتا ہے انکی قسمت سے شہر میں چند ایک آدمی اعتقادی بھی ہیں سو انشاء اللہ جسوقت انکو معلوم ہو گیا کہ یہ تو ہمارا ایمان اور مال دونوں چھینتا ہے۔ اُس وقت دال آٹے کا بھاؤ معلوم ہوگا۔ اسی لئے ہم نے بھی گذشتہ ہفتے کے پرچہ میں اہل فقہ کو مبلغ یکصد کا دینا تجویز کیا ہے۔ لیکن کیا آپ کو امید ہے کہ وہ اس فیصلے کی طرف آئیگا ہرگز نہیں وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا بہر حال اگر وہ حسن عاقبت اور عزت دنیا چاہتا ہے تو بزرگان دین اور مومنین کی بدنام دہی چھوڑ دے۔

نہیں تو یاد رکہو ؎

ننگ لائیگا یہ کرتوں آپکا ننگ ہستا * اونگ پاؤں کو جنبدی لگانا چہوڑ دو

## اہلِ فقہ سے سوال

علامہ ابن نجیم حنفی بحر الرائق میں لکہا ہے وفی الخانیة والخلاصة لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لا ینعقد النکاح (جسکا ترجمہ) ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ اور اُس کے رسول کو گواہ بنا کر نکاح کریگا تو نکاح منعقد نہوگا اور وہ شخص کافر ہوگا اس اعتقاد کی وجہ سے کہ رسول صلعم غیب جانتے ہیں۔

سوال ۱ - جب صلعم ہوا کہ اللہ تعالی کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد ہو سکتا تہا - مگر چونکہ صاحب خانیہ اور خلاصہ اور ابن نجیم کے عقیدہ میں دوسرے گواہ رسول صلعم غیب نہیں جانتے ہیں اسلئے ایکے اللہ تعالی کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد نہوگا - پس اہل فقہ کا اگر عقیدہ ہے کہ رسول صلعم بہی غیب جانتے ہیں تو اہل فقہ کے عقیدہ کی بنا پر جو کوئی اللہ و رسول دونوں کو گواہ قرار دیکر نکاح کریگا تو وہ نکاح ضرور منعقد ہوگا یا نہ؟

سوال ۲ - حنفی جو پابند مذہب و کتاب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی ہے وہ رسول صلعم کو غیب دان اعتقاد کرنے سے کافر ہوگا یا نہ؟

سوال ۳ - ہمارے امام الائمہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا اگر یہ عقیدہ تہا کہ رسول صلعم غیب جانتے تہے تو صاحب خانیہ و خلاصہ و بحر الرائق کون قسم کے حنفی تہے جو خلاف عقیدہ امام صاحب کے رسول صلعم کے غیب دانی کے عقیدہ رکہنے والے کو کافر بنایا اور اگر امام صاحب ہمارے رسول صلعم کے ساتھ غیب دانی کا عقیدہ نہیں رکہتے تہے تو اہل فقہ کون قسم کے حنفی ہیں جو اپنے امام کے سراسر مخالف عقیدہ غیب دان ہونیکا رسول صلعم کے ساتھ رکہتے ہیں۔

راقم حنیف اللہ حنفی مونگیری

## اَستھر پکڑا گیا

مسافر آگرہ کے اڈیٹر پنڈت بہوجت جی جو اپنی زبان درازی و فحش گوئی میں مشہور ہو چکے ہیں مدت سے مباحثہ سے پہلو بچاتے پہرتے تہے مگر آخر کار قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں پنڈت جی پکڑے گئے - قصبہ مذکور کی آریہ سماج نے ۱۷ - ۱۹ نومبر کو جلسہ کیا جس میں پنڈت جی بہی آئے - اگر وہ ادہم مچاتے کہ اہل اسلام پر نہایت دریدہ دہنی سے حملے کئے خیر یہ تو انکا کام تہا ہی بڑا کام جو انہوں نے اپنی ہمت سے بڑہکر کیا یہ تہا کہ لیکچر میں مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ مسلمان انکو بلائیں مگر میرا نام نہ دیں کیونکہ وہ میرا نام سنکر آیا ہوا بہی بہاگ جائیگا - اسپر مسلمانوں کو بہی جوش آیا تو انہوں نے آدمی بہیجکر مولوی صاحب کو بلایا تو مولوی صاحب نے بڑی مہربانی سے اپنے تمام کام چہوڑکر قصبہ پائل کے مسلمانوں کی مدد کی۔ شیر پنجاب کا آنا تہا کہ تو مٹریوں ایسی بہل چل مچ گئی - پنڈت جی کی حالت پہر دیکہنے کے قابل تہی ایسی ہوئی کہ خدا دشمن کی بہی نکرے - شادی بیوگان کے سوال پر پنڈت جی نے کہا کہ ہمارے ڈان منٹ بہی اسکو جائز کہتے ہیں - مولویصاحب نے کہا ہم تو ستیارتھ پرکاش سے منع دکہاتے ہیں آپ بہی سوامی جی کی کسی کتاب سے اجازت دکہاویں - ایک دو دفعہ تو اس سوال کو یونہی ٹلایا مگر شیر کے پنجہ سے نکلکر کہاں جاسکتے تہے آخر کار نکالا تو منو جی کے ۹ ادہیاۓ کا ۱۷۶ اشلوک نکالا کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن مولوی صاحب نے جب وہ شلوک نکالکر حاضرین کو سنایا تو اسکا مضمون پنڈت جی کے خلاف نکلا تو پنڈت جی کو ایسے لینے کے دینے پڑ گئے کہ یاد کرینگے - پہر تو انہوں نے اس شلوک کا نام بہی نہیں لیا دو گہنٹہ تک مباحثہ ہوا مگر پنڈت جی نے ایک دفعہ بہی معقول جواب نہ دیا - مولویصاحب جب کبہی کوئی شعر پڑہتے جو برمحل ہوتا تو پنڈت جی کو وہ شیر کی طرح دکہائی دیتا -

پنڈت جی کو حواس باختہ دیکہکر لوگ حیران ہوتے تہے کہ آجکل کا ذکر ہے کہ آپ بڑی تکبر سے کہتے تہے کہ مولویصاحب کو لاؤ مگر میرا ذکر نہ کرنا لیکن آج دیکہتے ہیں کہ بجائے شکاری کے شکار بن گئے - پنڈت جی کی بدحواسی کا یہ ادنی ثبوت ہے کہ خود آریہ پریزیڈنٹ نے انکو کئی ایک دفعہ روکا - مگر پریزیڈنٹ کے روکنے پر پنڈت جی الٹے اُنہیں سے الجھ پڑے یہانتک کہ اُن کو کہڑے ہوکر کہنا پڑا کہ میں بحیثیت پردھان ہونے کے آپ کو روکتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں غرض شیر پنجاب کے سامنے پنڈت جی کی ایسی گت ہوتی جیسی کہ لوگ کہتے تہے ؎

جناب بحر کو دیکہو وہ کیسا سر اُٹہاتا ہے * تکبر وہ بُری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

آخر اُسی روز بلکہ اُسی وقت پنڈت جی بوریا بدہنا باندہکر چلتے بنے اور جاتے ہوئے قصبہ پائل سے کہہ گئے کہ ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تہے لیکن * بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچہ سے ہم نکلے

(بندہ برکت علی مظفر لودہانوی شریک جلسہ)

## آریہ کانفرنس لاہور

لاہور میں ۲ دسمبر سے ۵ تک ایک کانفرنس ہوگی جسمیں جملہ مذاہب کے علما اپنی اپنی الہامی کتاب کا ثبوت دینگے اسکا انتظام آریہ سماج لاہور نے کیا ہے داخلہ کے لئے ۴ کا ٹکٹ ہوگا جو چار روز کے لئے کافی ہوگا - ہم عصر الحکم قادیان نے لکہا ہے کہ یہ رقم رپورٹ جلسے کی چہپوائی پر لگاکر رپورٹ شائع تحریرات کو [illegible]

# فرقہ سنوسیہ اور اسلامی خطرہ

گزشتہ سے پیوستہ

ابھی مشرقی ساحل افریقہ پر مذہبی تحریک نے اتنی زیادہ ترقی نہیں

کی لیکن برٹش ایسٹ افریقہ اور یوگنڈا میں پانچ سال تک رہنے کے بعد مجھے بعض باتیں ایسی معلوم ہوئی ہیں اور بعض علامات ایسی نظر آئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سنوسی تحریک نہایت جوش اور سرگرمی سے وہاں پھیلائی جا رہی ہے۔

ایسی باقاعدہ اور منظم تحریک کے متعلق کسی اطلاع کا حاصل کرنا قریب قریب محال ہے اول تو یہ کہ کسی دیسی شخص کو یورپین سے اچھی طرح واقفیت نہ ہو وہ اپنے دل کا حال نہیں بتاتا دوسرے جب وہ مضمون جس کے متعلق اطلاع مطلوب ہے ایسا اہم اور مذہبی ہو تو دیسی لوگ اپنے سینہ کے ساتھ وابستہ رکھتے ہیں۔ تب تو ظاہر ہے کہ یورپین کو کامل طور پر اطلاع کا حاصل کرنا کس قدر دقت کا سامنا ہوگا۔

اس کے علاوہ مشرق میں یہ کہ اسلام کا علم اور دیسی عرب کی فرنگی تہذیب ابدی مضر ہوگا۔ ہم مسلمان کے دل پر اس کی گہری تاثیرات اور نشاد پیدا کرسے اور کچھ عام طور سے ایک یورپین کے ساتھ کوئی خیال ہے کہ دیسی دماغ کی منطق اور طرز استدلال سے واقف ہو سکے۔ اگر یورپین کسی شخص کو جو ان سے زیادہ ہو تو وہ حاوی ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ چند شخص اس قسم کے بھی ہوں مگر عام حالت یہ ہے کہ بیس بیس برس تک دن رات کالوں میں رہکر یورپین انہیں نہیں سمجھ سکتے ان کی دماغی حالت یورپینوں کے لئے بمنزلہ ایک معمہ نامعلوم کے ہوتی ہے۔ ان کے جذبات و احساسات کا معلوم ہونا تو کجا ان کے متعلق قیاس بھی نہیں دوڑایا جاتا

ان تمام واقعات کو مدنظر رکھنے کے بعد واضح ہوگا کہ سنوسی تحریک کے متعلق کوئی ایسی اطلاع حاصل کرنا جو قابل اعتبار اور قرین وثوق ہو تقریباً ناممکن ہے۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ عام طور سے مسلمانوں کے دلوں پر شیخ سنوسی کا بہت بڑا اثر ہے۔ اور یہ وہ شخص ہے کہ دنیائے اسلام کی اگر اسے سب سے بڑی طاقت نہ بھی مانا جائے تو یہ تو ماننا پڑیگا کہ وہ منجملہ بہت بڑی زبردست اسلامی طاقتوں کے ہے۔ اس کا اثر مہدی سوڈانی یا خلیفہ سے جب کہ ان کی طاقت کا آفتاب نصف النہار پر تھا بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ جب مہدی نے جسے شیخ سنوسی مفتری و کاذب خیال کرتا تھا اس سے مدد مانگی تو اس نے فرط نفرت و حقارت سے اس کا سوال رد کر دیا۔

ذیل کی اطلاع مجھے اپنے ایک ہمائی فوجی افسر سے جو میرے ساتھ برٹش ایسٹ افریقہ میں ملازم تھا ملی ہے اسے ان واقعات کا علم اپنے ایک حبشی اردلی کی زبانی ہوا تھا جو نام کو عیسائی تھا مگر دراصل مسلمان تھا۔ یہ شخص میرے دوست کی اردلی میں پانچ سال رہا تھا۔ اور اپنے آقا سے اسے کمال انس ہوگیا تھا اول تو اس نے اس مضمون پر گفتگو کرنے سے سرے سے انکار ہی کر دیا لیکن جب میرے دوست نے کرید کرید کر حالات دریافت کرنے شروع کئے تو بعد دقت اس نے کچھ باتیں بتائیں چونکہ اس اردلی کا تعلق ایک سوڈانی کمپنی سے تھا جس کے بعض سپاہی وہ درویش امیران جنگ تھے جو شبرہ اور ام درمان میں قید ہوئے تھے اسے سنوسی تحریک کے حالات معلوم کرنے کے اچھے اچھے موقع حاصل تھے۔ اس کمپنی میں آجکل سنوسی تحریک بسرعت تمام پھیل رہی ہے۔ اور اس شخص کو اس کا علم تھا۔

افسوس ہے کہ یہ اردلی کچھ دن ہوئے ایک تعزیری مہم میں مارا گیا ورنہ سنوسی تحریک کے متعلق ایک مفید ذریعہ اطلاع مسدود ہوگیا۔ ورنہ معلوم نہیں اس سے اور کتنی باتیں معلوم ہوتیں لیکن میرا خیال ہے کہ جو کچھ اس شخص نے بیان کیا اس سے زیادہ اس بارہ میں عام افریقی مسلمان کو کچھ معلوم نہیں۔ البتہ جو اس تحریک سے زیادہ قریب کا تعلق رکھتے ہیں ان کے معلومات بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہونگے۔

بہر حال اردلی کا بیان حسب ذیل ہے:۔

شیخ سنوسی آجکل تونس خضرا میں مقیم ہے اور کل افریقہ کے مسلمانوں کو علم فساد بلند کرنے پر برانگیختہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اوس کے ایجنٹ شمالی مغربی اور مشرقی افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو اس عام اسلامی تحریک میں شریک کر رہے ہیں شیخ سنوسی کا یہ بھی ارادہ ہے کہ عام جہاد کا اعلان کرنے سے پہلے ہر ایک طرح کا انتظام کر لے اور اچھی طرح تیار ہو جائے اور اس کے بعد کسی ایسی جنگ کا انتظار کرے جس میں یا تو فرانس یا انگلستان اور یا دونوں کو حصہ لینا پڑے تاکہ افریقہ پر زیادہ توجہ نہ صرف کر سکیں۔

---

سلہ یہی تو نشانیاں تھیں مسلمانوں کی تباہی کی اور اسلام کے زوال کی۔ مانا کہ مہدی مفتری تھا دجال تھا کذاب تھا لیکن شیخ سنوسی کے دشمن کا دشمن تو تھا اگر شیخ نے اسے مدد دی ہوتی

تو سوڈان مسلمانوں کے ہاتھ سے یوں آسانی سے نکل نہ گیا ہوتا۔ مہدی کے بعد جب اغیار کی طرف سے کشاکش ہوتا تو شیخ کو اختیار تھا کہ مہدی پر فوج کشی کر کے اس کا اور اس کے دعاوی کا خاتمہ کر دیتا۔ لیکن اسلام کو تو نوبت ہی نہ پہنچی۔ افسوس ہے کہ مسلمان آپس میں لڑتے بھڑتے رہینگے اور اغیار واجانب ان کے باہمی فسادوں سے فائدہ اٹھا کر ان کے آبائی ترکہ پر بلا نزاع قابض ہو کر بیٹھینگے۔ کاش میاں فہیم اب بھی سمجھیں اور خانوں کی گاڑھی کمائی کے کچھ حصہ کو اپنے دشمنان دوست نما کی نذر کرنے سے احتراز کریں (دکن ریویو)

ahmadimuslim.de

اردلی نے شیخ سنوسی کے اس ایجنٹ کا نام بھی بتایا جو خاص طور سے خرطوم میں مامور ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی کمی یا زیادتی کئے بغیر اردلی کا بیان تا بحد امکان اسی کے لفظوں میں ادا کیا ہے اور مجرد واقعات کا ذکر کر رہا ہے۔ اس قسم کا بیان ایک جاہل اور غیر تعلیم یافتہ دیسی کی زبان سے اور وہ بھی نہایت ہی تامل کے ساتھ طرف ثانی کی جانب سے بلا کسی تحریک یا دباؤ یا سوالات جرح کے میری دانست میں خصوصیت کے ساتھ معنی خیز ہے۔ یہ بیان اور اس اطلاع سے بھی تطابق و توافق رکھتا ہے جو افریقہ کے دوسرے حصوں میں اس سے قبل بہم پہونچائی گئی تھی اور اس کے صحیح ہونے میں کلام نہیں۔ یہ بات زبان زد خاص و عام ہے کہ شیخ سنوسی یورپ سے تو الگ رہے سب ہی بلکہ فرانس و انگلستان کے خون ہی کا پیاسا ہے اور یہ وہ طاقتیں ہیں جو اسلامی افریقہ میں سب سے زیادہ با اثر اور طاقتور ہیں۔

اس وقت تک شیخ سنوسی نے اپنی جنگی طاقت کا اظہار کسی وسیع پیمانہ پر نہیں کیا غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے فہم و فراست اور عاقبت اندیشی سے یہ سمجھ لیا کہ اگر جہاد کا اعلان کیا گیا تو فی الحال یورپ کے مقابلہ میں بالفعل کامیابی نہیں ہو سکتی اور عدم کامیابی سے ان کی وقعت بہت گھٹ جائیگی۔ اس کے ساتھ ہی اس میں کچھ شک نہیں کہ شمالی افریقہ کے فرنچ علاقہ میں بہت سی شورش کا باعث اصلی شیوخ سنوسی ہی تھے۔ ہمیں یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ مفسدہ ۱۸۸۱ء جس میں کرنیل فلیٹرس اور اس کی جمعیت کا قبائل طوارق اور دولاد سیدی شیخ کو عربوں نے خاتمہ کر دیا وہ عبد القادر کے ذریعہ سے شیخ سنوسی محمد ثانی ہی کے ایما سے ظہور میں آیا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۰۱ء میں جب الجیریا کے قریب یوآمانہ کی اشتعالک پر فساد ہوا۔ تو وہ بھی ایک سنوسی سازش تھی۔ سال گذشتہ کے ماہ اکتوبر میں فرانسیسی فوج کے ایک دستہ کا صحرا میں قلع قمع کر دیا گیا یہ بھی شیخ سنوسی ہی کے مریدوں کی جماعت کی کارستانی تھی۔

اگرچہ شیخ سنوسی کا تعلق مہدی یا خلیفہ سے نہیں ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ملائے سومالی لینڈ سے اس کے حلیفانہ مراسم ضرور ہیں۔ اور علاوہ شخص ہر جو بھی اور کوئی ملّا کہلا کر رہیگا۔ یہ بھی قرین احتمال ہے کہ مصر میں جو شورش حال میں ہوئی وہ بھی سنوسی ہی کے ایجنٹوں کی بھڑکائی ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ شورش غالباً قبل از وقت تھی اور سنوسیوں کی خواہش بھی نہ تھی کہ ابھی یہ بروئے کار آئے لیکن چونکہ فساد کی آگ مشتعل ہو چکی تھی اس لئے وہ اسے فرو نہ کر سکے۔

ایک واقعہ جو برٹش ایسٹ افریقہ میں سنوسی تحریک کی اشاعت کے متعلق مجھے بہت ہی نتیجہ خیز معلوم ہوا یہ تھا کہ گذشتہ سال پانچ سوڈانی غیر کمیشن یافتہ فوجی افسر اور سپاہی مدت ملازمت کے ختم ہونے پر بجائے اس کے کہ دوبارہ فوج میں شریک ہوتے سیدھے شمالی افریقہ کو چلے گئے تاکہ وہاں شیخ سنوسی کی فوج میں شریک ہو جائیں افریقہ کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ممباسہ سے جربوب تک کا سفر کچھ آسان نہیں ہے۔

یہ واقعہ اپنی شرح خود کر رہا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنے اور سپاہی شیخ کے جھنڈے کے نیچے جا جمع ہوئے ہیں۔ لیکن ان پانچ آدمیوں کا اس کی جمعیت میں جا ملنا تو متحقق ہے ان میں سے تین غیر کمیشن یافتہ افسر تھے۔ اور دو سپاہی اور سپاہیوں میں سے ایک میرا اردلی تھا جس کی نسبت میں شہادت دے سکتا ہوں کہ اس سے زیادہ بہادر اور بہمہ صفت موصوف سپاہی ملنا محال ہے۔ (باقی آئندہ)

## غریبا فنڈ کے لئے ایک شرط

درخواستیں کثرت سے آتی ہیں۔ اگرچہ اللہ کو بندے دیتے بھی ہیں تاہم دینے والوں سے لینے والے زیادہ ہیں اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ آئندہ کو سائل بھی اس میں کچھ داخل کیا کریں۔ غریبا فنڈ کی قیمت عہ کا پانچواں حصہ یعنے ۸ سائل اپنی گرہ سے دیویں یا کم از کم ایک خریدار مستقل سال بھر کے لئے بنا کر سال بھر کی قیمت بھیجا کریں تو اخبار جاری ہوگا۔ دفتر سے سائل کو اطلاع دیجایا کریگی کہ ان دو صورتوں میں سے جو منظور ہو کریں۔

اس ہفتہ ایک روپیہ شیخ مہر الدین صاحب امرتسر اور ایک روپیہ شیخ فضل الدین صاحب امرتسر اور عبد الرحیم صاحب سب انسپکٹر کوٹلہ ضلع امراؤتی ایک روپیہ۔ سید احمد حسین صاحب فتحپور ہسوہ ۲ مرتضوی فنڈ ۱ سابقہ ۱۲ کل عہ ایک اخبار بنام مدرسہ نصرت الاسلام سرینگر اور ۵ بنام محمد انعام اللہ خاں دہلی باقی عہ آمد

درخواست نمبر ۱۰ عبد اللہ طالب علم ساکن رعیہ متصل تحصیل در مسجد ضلع سیالکوٹ

درخواست نمبر ۱۱ حافظ عبد اللہ مدرسہ ناصریہ مسجد قافلہ ٹونک

درخواست نمبر ۱۲ حافظ عبد الکریم امام مسجد حافظ احمد جی صاحب مرحوم شادیوال (گجرات)

**معلم کی ضرورت** ہمارے غریب مدرسہ میں ایک مدرس عربی کی ضرورت ہے جو قرآن و حدیث اور فارسی سکندر نامہ تک پڑھا سکیں دیندار ہونا شرط ہے۔ مشاہرہ عہ روپیہ مع کھانا اور مکان کے ہوگا۔ درخواست اس پتہ پر ہو

**ابو الخیر لعل محمد موضع اودیت نگر ڈاکخانہ بیچور ضلع مرشد آباد**

# انتخاب الاخبار

**جناب مولوی** محمد غضنفر صاحب لودہانوی کی جوان دختر نیک اختر کا انتقال ہوگیا ناظرین سے دعا خیر اور جنازہ غائب کی درخواست ہے خدا مرحومہ کو بخشے۔

**امرتسر** میں ایک چٹھی رسان پر غبن کا مقدمہ چل رہا ہے جس نے دفتر اجرائیت سکھ پچاس وی پی منی آرڈر خود دستخط کر کے ہضم کر لئے تھے (باقی آئندہ)

**مسافر پٹھانوں** سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب کابل نے حکم دیا ہے کہ ہر گھر میں دو تین بندوقیں ضرور رکھیں۔

**آسٹریلیہ** میں بقول نامہ نگار شٹیسمین ایک بڑی تعداد وفاقہ کشی سے مر گئی۔ نامہ نگار جس نے اس علاقہ کا سفر کیا ہے لکھتا ہے کہ ان لوگوں کی موت کا باعث پولیس نے ہیضہ اور پیچش بیان کی ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے بلکہ یہ لوگ بہت دنوں تک درختوں کی جڑھوں۔ ٹہنیوں۔ چوہوں اور چھالوں کے کہانے سے مرے ہیں۔

**گذشتہ** سے پیوستہ جمعہ کو لاہور کی شاہی مسجد میں بعد نماز جمعہ ٹامس نامی ایک ۳۳ ساله نوجوان انگریز نے جو کچھ عرصہ سے نواب فیض اللہ خان صاحب جاگیردار کرنال کے پاس بطور پرائیویٹ سکرٹری ملازم ہے بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام سعد الدین حیدر رکہا گیا۔ اس کے علاوہ نواب صاحب موصوف کی جاگیر کا ایک ہندو منتظم اور چہ سات بیکانیری ہندو بھی اسی روز مشرف باسلام ہوگئے۔

**بمبئی** میں آجکل حاجیوں کی نہایت کثرت ہے۔ سرائیں اور مسافر خانے ان سے بھرے پڑے ہیں اور جہاز اُنہیں لاد کر جدہ کو روانہ ہو رہے ہیں۔

**پایہ تخت** روس کا پیام تار مظہر ہے کہ بالٹک کے احاطہ جہاز سازی میں آگ لگ گئی۔ دو زیر تعمیر جہاز بالکل تباہ ہوگئے اور دو کو سخت نقصان پہونچا۔

**آیسٹ انڈین** ریلوے کی ہڑتال وسعت اختیار کرتی جاتی ہے اسنسول میں عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے یوروپین ڈرائیوروں نے ہڑتال کی تہی پہر ہوتے ہوتے لوکو اور ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کے ملازم بھی اس میں شریک ہوگئے۔

**امیر صاحب کابل** نے افغانستان میں بہت سے فیاضی شفاخانہ جاری کئے ہیں۔ لاہور کے ایک مشہور مسلمان اسسٹنٹ سرجن اور کئی ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ اپنے ملازم رکھے ہیں جو جلد روانہ کابل ہونگے۔

**صحیفہ شمار اعداد** کے افسر نے مشتہر کیا ہے کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں فرانس میں ۸۰۶۸۴۷ بچے پیدا ہوئے حالانکہ گذشتہ دس سال کا اوسط فی سال ۸۴۳،۳۹۸ ہے۔ پیدائشوں کی تعداد اموات سے صرف ۲۶۶۵۱ ہے۔ جرمنی کی آبادی آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔

**طاعونی واردات**۔ ہفتہ مختتمہ ۹ نومبر کے اندر پنجاب کے اضلاع میں حسب ذیل اموات طاعون سے ہوئیں۔ حصار ۲۵۔ رہتک ۱۵۔ گڑگاؤں ۲۷۔ دہلی ۱۳ کرنال ۲۲۔ انبالہ ۸۔ ہوشیارپور ۱۱۔ لودہانہ ۱۔ منٹگمری ۳۔ شاہپور ۲۔ جہلم ۸۔ راولپنڈی ۳۴۔ اٹک ۵۔ ریاست پٹیالہ ۱۴۔ کل ۱۷۷ ہیں۔ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں ۳۲۰۶ ہوئی تہیں۔ (خشک سالی کا نتیجہ کم واقعات طاعون کی صورت میں)

**پیدائش و اموات**:۔ ماہ ستمبر میں تمام صوبہ میں ۶۸۰۸۴ بچے پیدا ہوئے تہے۔ ۳۱۸۲۱ لڑکے اور ۳۶۲۶۳ لڑکیاں تہیں کل ۵۳،۲۶۶ آدمی مر گئے مگر اگست میں ۳۶۸۱۲ اور گذشتہ سال کے ستمبر میں ۴۲،۵۹۶۔ ۱۲۶ ہیضہ سے گذشتہ سال کے اسی مہینہ میں ۱۲۲۵ آدمی مرے تھے۔ چیچک سے ۳۰۸۔ بخار سے ۳۸۳،۲ پیچش اور اسہال سے ۱۳۲۶ پھیپھڑے کے مرض سے ۴۶۷۹۔ خود کشی سے ۲۸ آدمی مرے تھے۔ زخموں سے ۴۹ حادثات سے ۴۶۱۔ سانپ کاٹنے سے ۲۵۱ دیگر اسباب سے ۱۱۶۱۶ آدمی مرے حالانکہ گذشتہ سال میں ۱۲۹۰۸ ہلاک ہوئے تہے۔

**امسال** ناگپور میں نیشنل کانگریس کا اجلاس نہیں ہو سکا غالباً سورت میں اس کا اجلاس منعقد ہوگا۔ (گورنمنٹ سے بگاڑ کا نتیجہ ہے)

**لاہور** میں انجمن تہذیب نسوان کے نام سے عورتوں کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس کی میر مجلس بیگم صاحبہ آنریبل شاہدین اور سکرٹری بیگم صاحبہ مولوی سید ممتاز علی مالک مطبع رفاہ عام لاہور ہیں اغراض وغائت یہ ہوگی کہ یوروپین طریقہ اختیار کرو اور کیا؟)

**اخبار وقت** لکھتا ہے کہ ایران کے بڑے بڑے نامور سردار عین الدولہ اور شاہ کجکلاہ کے عزیز ولیعہد نے چالیس لاکھ روبل کی رقم پولیس کے چندہ سے اس غرض سے جمع کی ہے کہ اس سے قومی فوج کے لئے ہتہیار خرید کئے جائیں۔ علاوہ لاکھ روبل کا چندہ اور جمع کیا جائیگا (روبل روس کا چاندی کا سکہ ہے جس کی قیمت دو روپیہ چھ آنہ کے قریب ہے)

**جزائر فلپائن** میں جو اضلاع متحدہ امریکہ کی حمایت میں ہے حال میں پارلیمنٹ قائم ہوگئی ہے۔

ahmadimuslim.de

# فتاوے

**س نمبر ۱۷** ۔ کسی ملک کے فقط ایک شہر والے نے رمضان کا چاند دیکھا۔ اور روزہ رکھا اور اس ملک کے غیر شہروں میں چاند نہیں دیکھا گیا۔ اور نہ چاند دیکھنے کی اول روز خبر پہونچی اور نہ وہاں کے لوگ روزہ رکھے۔ تو آیا ان شہر والوں کو اس دن کا روزہ بعد عید الفطر کے پورا کرنا ہوگا یا نہیں۔ ایسا ہی ایک ملک کے لوگوں کے چاند دیکھنے سے دوسرے ملکوں کے لوگوں پر اس دن کا روزہ فرض ہو جاتا ہے یا نہیں۔

**س نمبر ۱۸** ۔ ایک شخص اپنے گھوڑے کو فی سبیل اللہ رکھا ہے اور اس گھوڑے کو خصی کرنا بہتر سمجھتا ہے اور خصی نہ کرنیکو اس گھوڑے کا نقصان سمجھتا ہے تو آیا خصی کرنا اس کا درست ہوگا نہ نہیں۔

**س نمبر ۱۹** ۔ ایک شخص اپنی زوجہ کی زندگی میں اس زوجہ کی حقیقی بہن سے شادی کی لیکن پہلی زوجہ سے کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ اور دوسری سے چند اولاد پیدا ہوئی تو آیا ان اولادوں کو اس شخص کے مرنے سے ترکہ اس کا ملیگا یا نہیں اس میں فقہا و محدثین کا کیا فتوے ہے۔

**س نمبر ۲۰** ۔ دو تین کوس کے اندر جتنی بستیاں ہیں۔ ان بستیوں کے سب لوگ ملکر ایک اسلامی مدرسہ قائم کئے اور سب لوگ ہفتہ واری موٹھی کے چاول اور چندہ نقدی اس مدرسہ کے خرچ کیلئے دیتے رہے۔ بعد ازاں بعض بعض بستیوں کے لوگوں نے دیکھا کہ اس مدرسہ سے ہم لوگوں کو چنداں فائدہ نہیں ہے بسبب بہت بعد ہونے کے جاری اولاد اس مدرسہ سے تعلیم نہیں حاصل کر سکتی ہے۔ اس سبب سے اور ایک جدید مدرسہ قائم کیا گیا ہے بلا مشورہ متولی مدرسہ قدیم کے۔ اور متولی مدرسہ جدید اپنے قرب و جوار کے بستیوں سے موٹھی چاول اور نقدی چندہ وصول کرنے لگے۔ اتنے میں متولی مدرسہ قدیم والے اس بات مانع ہوئے تو آیا اس چاول و چندہ کا حقدار دونوں ہوں گے یا فقط متولی مدرسہ قدیم والے ہونگے۔ (حاجی ظہیر الدین جال گنج بنگالہ)

**ج نمبر ۱۷** ۔ حضرت ابن عباس سے کسی نے کہا تھا کہ شام کے ملک میں ہم نے فلاں روز چاند دیکھکر روزہ رکھا جو ابن عباس کے روزے سے ایک دن پہلے کا تھا تو ابن عباس نے کہا کہ ہم تو اپنی رویت کا اعتبار کرینگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا ہی حکم دیا ہے۔ پس ایک ملک والے اگر چاند دیکھیں تو دوسرے ملک والوں کے لئے سند نہیں۔ ہاں ایک ملک کے قریب قریب کے شہروں میں ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ کے لئے سند ہو سکتی ہے پس ایک ملک کے ایک شہر والوں کے دیکھنے سے دوسرے شہر والے بعد عید کے ایک روزہ قضا کریں۔ دوسرے ملک والے اپنی رویت کے مطابق عمل کریں

**ج نمبر ۱۸** ۔ حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپاؤں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (منتقی و شرحہ)

**ج نمبر ۱۹** ۔ زوجہ کی زندگی میں سالی سے نکاح درست نہیں لہذا اس سے جو اولاد ہو وہ ناجائز ہے پس وہ وارث نہوگی۔

**ج نمبر ۲۰** ۔ چندہ جس غرض اور نیت سے ہوا ہے اسی غرض اور اسی نیت پر صرف ہونا چاہئے۔ متولی قدیم ہو یا جدید (از وصول داخل غریب فنڈ)

**س نمبر ۲۱** ۔ مرزائی۔ نیچری۔ چکڑالوی یعنی اہل القرآن۔ شیعہ وغیرہ جن کے اعتقادات سے جناب خوب واقف ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کی نماز با جماعت ہو رہی ہو۔ اور امام ان فرقہ کا ہو تو اہلحدیث ان کے پیچھے نماز پڑھے یا نہ؟ (راقم حکیم خدا بخش سندھی از ملتان)

**ج نمبر ۲۱** ۔ صحیح بخاری میں ایک باب ہے امامۃ المفتون والمبتدع۔ اس میں امام بخاری ایک حدیث مرفوع اور ایک حضرت عثمان کا اثر موقوف لائے ہیں۔ حضرت عثمان جب محصور ہوئے تھے۔ تو ایک دوست نے جاکر کہا کہ آپ امام برحق ہیں اور باغی لوگ ہمکو نماز پڑھاتے ہیں اور ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک جامع اصول فرمایا۔ الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم واذا اساؤا فاجتنب اساءتہم یعنی نماز ایک اچھا کام ہے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ ملکر کرو اور جب وہ برا کریں تو تم ان کی برائی سے بچ جاؤ۔ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے صل وعلیہ بدعتہ یعنی بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اس کی بدعت اس کی گردن پر ہے۔ حافظ ابن حزم جو پانچویں صدی ہجری میں بہت بڑے پایہ کے محدث گذرے ہیں اپنی مشہور کتاب ملل والنحل میں لکھتے ہیں۔

ذهبت طائفة الصحابة كلهم دون خلاف من احد منهم وجميع فقهاء التابعين كلهم دون خلاف من احد منهم واكثر من بعدهم وجمهور اصحاب الحديث وهو قول احمد والشافعی وابی حنیفة وداؤد وغيرهم الى جواز الصلوٰة خلف الفاسق الجمعة وغيرها وبهذا نقول وخلاف هذا القول بدعة محدثة فما تاخر قط احد من الصحابة الذين ادركوا المختار بن عبيد والحجاج وعبيد الله بن زياد وحبيش بن دلجة وغيرهم عن الصلوٰة خلفهم وهؤلاء افسق الناس واما المختار فكان متهما فی دینه مظنونا به الكفر (ج ۴ صفحہ)

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ صحابہ تابعین وغیرہ سب متفق تھے کہ فاسق فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے۔

مختار بن عبید کے پیچھے بھی پڑھتے تھے حالانکہ اسکی اسلام میں بھی شبہ تھا۔ اس بیان سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بھی جماعت کرا رہا ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ مرزائی نیچری اور چکڑالوی ان باغیوں سے بڑھ کر نہ ہونگے۔ جنہوں نے حضرت عثمان ذوالنورین کو گھیر کر شہید کر دیا جو لوگ فرا اعتقادات پر تنگ اقتدا کا

ahmadimuslim.de

# مومیائی

## کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دل کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" اخبار اہلحدیث ۹ اپریل [illegible] کالم

## جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

تسلیم - میں نے دو اجون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفائے وعدہ مجھ پر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیج دیں [illegible]

× × × × × × × × × × × × ×

## ایک صاحب سُونا تھہ کھنجن سے لکھتے ہیں

اسود و ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں میں آپ کا پرانا خریدار ہوں۔

## مومیائی کے مختصر فوائد

مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ قوت فکر۔ نسیان سنی۔ ابتدائی سل و دق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے۔ عورت ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ روپیہ آدھ پاؤ ۲۴ روپیہ محصول [illegible]

## برقی سٹ

اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست دور ہو کر پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خلل کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں اخلاط بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت [illegible] محصول

## ہاضمہ کی گولیاں

قیمت فی شیشی ۸ محصول [illegible]

علاوہ ازیں مفصل کیفیت [illegible] کی دو [illegible] کی ہے۔

المشتہر

## مینیجر دی میڈیسن ایجنسی محلہ [illegible] امرتسر

# تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے۔ پیچھے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سو دست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے

- جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
- جلد دوم سورہ آل عمران و نسا قیمت ۱۲
- جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف قیمت ۱۲
- جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارہ قیمت ۱۲
- جلد پنجم تا سورہ فرقان قیمت ۱۲

## الہامی کتاب

وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱۰

## تغلیب الاسلام مکمل

مہاشہ دہرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول جواب قیمت [illegible]

## ترک اسلام

[illegible] معقول جواب قیمت [illegible]

## اسلام اور برٹش لاء

آئین محمدیہ و قوانین انگریزی کا مقابلہ کر کے دکھایا ہے کہ آئین اسلامیہ کو دو [illegible] کی سہولت کی [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر

## مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا